| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میت کے مرنے کے بعد مروجہ تیجہ چالیسواں یا دعوتیں کرنا حرام ہے

احمد رضا خان کا فتوی

قارئین کرام رضاخانی مولویوں نے اپنے پیٹ کا دھندا چلانے کیلئے جن بدعات کو ایجاد کیا ہے ان میں ایک تیجہ، چالیسواں، برسی، پہلی جمعرات وغیرہ وغیرہ بھی ہیں۔ جس میں شرعی وارثوں کی اجازت کے بغیر میت کے ترکے میں سے انتہائی بے رحمی کے ساتھ پر تکلف دعوتیں کی جاتی ہیں اور منع کرنے والوں پر طعن و تشنیع کی جاتی ہے اور انھیں وہابی کا لقب ملتا ہے۔ میں آپ کے سامنے احمد رضا خان کا ایک فتوی ''جلی الصوت لنھی الدعوۃ امام الموت'' المعروف ''دعوت میت'' پیش کر رہا ہوں جس میں احمد رضا خان نے بڑی تفصیل کے ساتھ ان دعوتوں کو حرام اور ناجائز لکھا ہے اور اس کے نقصانات کو بیان کیا ہے۔ فتوی اس قدر واضح ہے کہ مجھے مزید کسی تبصرے کی ضرورت نہیں۔ بریلویوں سے ہم یہی عرض کریں گے کہ ہماری نہیں مانتے تو کم سے کم جس کے نام کی روٹیاں کھاتے ہو اور جس کا نام لے لے کر اپنی عوام کو الو بناتے اسی کی مان لو۔

دعوتِ میّت
امام احمد رضا خان بریلوی
رحمتہ اللہ علیہ
ضیاءُ الدّین پبلی کیشنز
نزد شہید مسجد کھارادر کراچی

سوم وچہلم وغیرہ میں عام دعوت کا شرعی حکم

دعوتِ میّت

تاریخی نام

جلیّ الصّوت لنہی الدّعوۃ امام الموت

۱۰ ھ ۱۳

امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ

ولادت: ۱۲۷۲ھ ۱۸۵۶ء وفات: ۱۳۴۰ھ ۱۹۲۱ء

ترجمہ وتحشیہ مولانا عبد المبین نعمانی مصباحی

ادارہ تصنیفات امام احمد رضا
کراچی

نام کتاب ـــــــ دعوتِ میّت

مصنّف ـــــــ اعلیٰ حضرت بریلوی

ناشر ـــــــ ادارۂ تصنیفات امام احمد رضا (رجسٹرڈ)

طابع ـــــــ ضیاء الدّین پبلیکیشنز کراچی

قیمت ـــــــ

واحد تقسیم کار

ضیاالدّین پبلی کیشنز

نزد شہید مسجد جی۔ کے ۷/۱۷ کھارادر کراچی

فون ـــــــ ۲۰۱۸۲۴
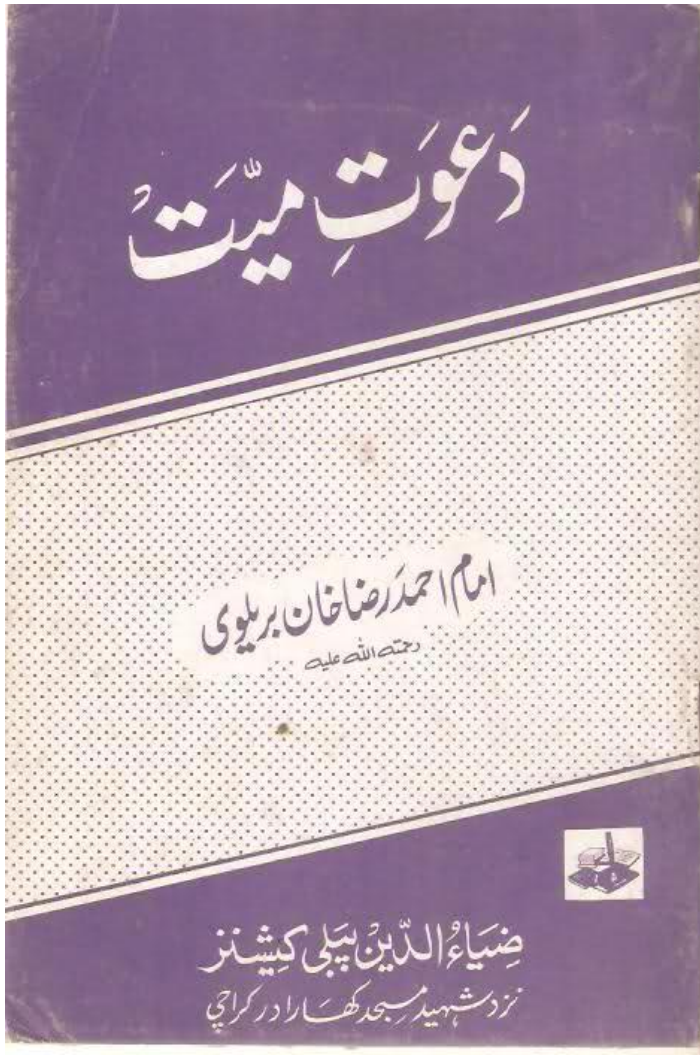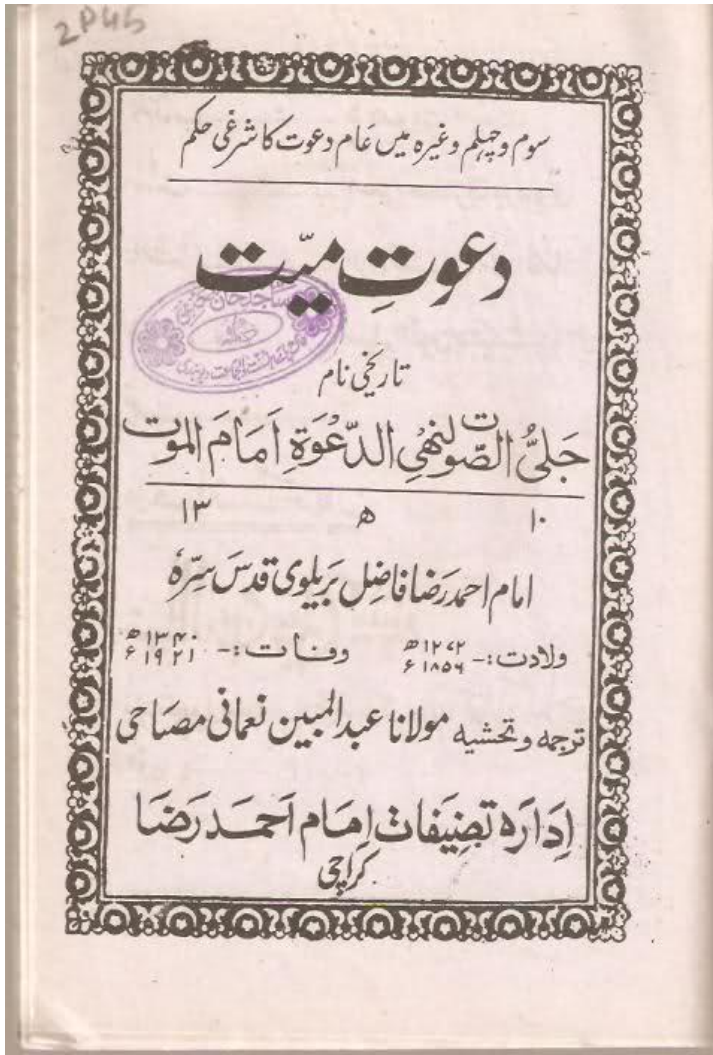
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصۂ کتاب

غور کیجئے تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ ہندی مسلمانوں کی تہذیب و تمدن میں غیر شعوری طور پر اکثر رسوم ہنود نے جگہ لے لی ہے۔ شاید انھیں میں سے مرنے کے بعد کی دعوت بھی ہے جو اہلِ میت بڑے دھوم دھام سے بلا تفریق غنی و فقیر کرتے ہیں۔ اور بعض جگہوں میں اسے "کام" کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور بڑے فخر و مباحات سے کہتے ہیں کہ فلاں کا کام فلاں نے بڑی شان سے کیا یہ خاص لفظ غالباً ہندؤں ہی کے ماحول سے متأثر معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ وہ بھی اس رسم کو اسی نام سے ادا کرتے ہیں ورنہ اسلام میں اس کی کوئی اصل نہیں۔

اس سلسلے میں ایک استفتار کے جواب میں اعلیحضرت فاضل بریلوی نے لکھا ہے کہ یہ متعدد وجوہ سے ناجائز ہے۔

اولاً یہ دعوت خود ناجائز بدعت شنیعہ و قبیحہ ہے۔ اس لئے کہ ایسی دعوت خوشی کے موقع پر کی جاتی ہے نہ کہ غمی میں اس بارے میں حدیث اور متعدد کتب فقہیہ کی عبارتوں سے ثابت کیا ہے کہ عند الشرع ہرگز ہرگز یہ دعوت محمود و پسندیدہ نہیں ہے۔

ثانیاً اس لئے کہ اگر ورثہ میں کوئی یتیم بھی ہے تو یہ اور آفت سخت تر ہے اس لئے کہ یتیم کا ناحق مال کھانا پیٹ میں انگارہ بھرنا ہے اور اگر نابالغ ہے تو اس کا مال ضائع کرنا ہوگا اور یہ ناجائز ہے اس لئے کہ اسکے مال کا اختیار کسی کو نہیں اور اگر بالغ موجود نہیں ہے تو غیر کے مال میں بغیر اسکی اجازت کے تصرف لازم آئے گا اور یہ بھی ناجائز ہے۔

ہاں اگر فقرا ومساکین کے لئے کھانا پکوائیں تو حرج نہیں بلکہ بہتر ہے بشرطیکہ کوئی عاقل بالغ اپنے مال خاص سے کرے یا ترکہ سے کریں تو سب وارث موجود بالغ وراضی ہوں۔

ثالثاً عورتیں اکٹھا ہوتی ہیں اور ناجائز کام کرتی ہیں مثلاً چلا کر رونا پیٹنا بناوٹ سے منہ ڈھانکنا وغیرہ وغیرہ یہ سب مثل نوحہ ہے اور نوحہ کرنا حرام ہے ایسے مجمع کیلئے میت کے عزیزوں کا بھی کھانا بھیجنا جائز نہیں۔

رابعاً اکثر لوگوں کو اس رسم بد کی ادائگی میں مجبوراً طعن سے بچنے کے لئے اور جاہلوں کی لعنت وملامت کے خوف سے وسعت سے زیادہ دعوت کرنی پڑتی ہے بلکہ زیادہ تر قرض کی ضرورت پڑتی ہے قرض نہ ملے تو گروی رکھکر اصل رقم کے علاوہ سود سے بھی زیر بار ہوتے ہیں۔ جو خالص حرام ہے یہاں تک کہ میت والے بیچارے اپنے غم کو بھول کر اس آفت ناگہانی میں پھنس کر رہ جاتے ہیں۔ ایسا تکلف تو شریعت نے کسی مباح کام کے لئے بھی پسند نہیں کیا ہے چہ جائیکہ رسم ممنوع کیلئے۔ غرضکہ اچھائی کا کوئی پہلو نہیں مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل سلیم عطا فرمائے اور توفیق بخشے کہ ایسی بری رسم کو جس سے ان کے دین ودنیا دونوں کا نقصان ہو فوراً چھوڑ دیں، اور طعن بیہودہ کا خیال نہ کریں۔ واللہ الہادی۔

صرف پہلے دن ہمسایوں اور عزیزوں کا اتنا کھانا پکوا کر بھیجنا جسے اہل میت دو وقت کھا سکیں اور باصرار کھلانا مسنون ہے مگر اس میلے کے لئے بھیجنے کا ہرگز حکم نہیں

تفصیل کیلئے ورق الٹئے اور کتاب ملاحظہ کیجئے۔ حسب ضرورت حاشیہ اور بعض عبارات کا ترجمہ کر کے مولانا عبدالمبین نعمانی نے کتاب کو اور زیادہ عام فہم بنا دیا ہے جسکے لئے موصوف شکریہ کے مستحق ہیں۔

محمد فضل حق مصباحی

۲۹ صفر ۱۴۰۰ھ ۱۸ جنوری ۱۹۸۰ء۔ مہتمم دارالعلوم غوثیہ نظامیہ، ذاکر نگر جمشید پور

جلیُّ الصَّوت لنھیِ الدَّعوۃ امامَ الموت

• بلند آواز موت کے بعد دعوت کی ممانعت میں •

۱۳ ھ ۱۰

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اکثر بلاد ہندیہ میں رسم ہے کہ میت کے روز وفات سے اس کے اعزہ واقارب واحباب کی عورات اس کے یہاں جمع ہوتی ہیں اس اہتمام کیساتھ جو شادیوں میں کیا جاتا ہے۔ پھر کچھ دوسرے دن، اکثر تیسرے دن واپس آتی ہیں بعض چالیسویں تک بیٹھتی ہیں اس مدت اقامت میں عورات کے کھانے پینے پان چھالیا کا اہتمام اہل میت کرتے ہیں جسکے باعث ایک صرف کثیر کے زیر بار ہوتے ہیں اگر اس وقت ان کا ہاتھ خالی ہو تو اس ضرورت سے قرض لیتے ہیں، یوں نہ ملے تو سودی نکلواتے ہیں، اگر نہ کریں تو مطعون وبدنام ہوتے ہیں۔ یہ شرعاً جائز ہے یا کیا؟ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا۔

الجواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَرْسَلَ نَبِیَّنَا الرَّحِیْمَ الْغَفُوْرَ، بِالرِّفْقِ وَالتَّیْسِیْرِ وَاَعْدَلَ الْاُمُوْرِ، فَسَنَّ الدَّعْوَةَ عِنْدَ السُّرُوْرِ دُوْنَ الشُّرُوْرِ، صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الْكِرَامِ وَصَحْبِهِ الصُّدُوْرِ۔

سبحان اللہ! اے مسلمان! یہ پوچھتا ہے جائز ہے یا کیا؟ یوں پوچھ کہ یہ ناپاک رسم کتنے قبیح اور شدید گناہوں، سخت وشنیع خرابیوں پر مشتمل ہے۔

؎ بری ۱۲

اولاً

یہ دعوت خود ناجائز و بدعت شنیعہ قبیحہ ہے۔ امام احمد اپنی مسند اور ابن ماجہ سنن میں بسند صحیح حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔

كُنَّا نَعُدُّ الْاِجْتِمَاعَ اِلٰى اَهْلِ الْمَيِّتِ وَصُنْعَهُمُ الطَّعَامَ مِنَ النِّيَاحَةِ[1] ہم گروہ صحابہ اہل میت کے یہاں جمع ہونے اور انکے کھانا تیار کرانے کو مردے کی نیاحت[1] سے شمار کرتے تھے جس کی حرمت پر متواتر حدیثیں ناطق۔

(۱) امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں۔

يُكْرَهُ اتِّخَاذُ الضِّيَافَةِ مِنَ الطَّعَامِ مِنْ اَهْلِ الْمَيِّتِ لِاَنَّهُ شُرِعَ فِى السُّرُوْرِ لَا فِى الشُّرُوْرِ وَهِىَ بِدْعَةٌ مُسْتَقْبَحَةٌ۔ اہل میت کیطرف سے کھانے کی ضیافت تیار کرنی منع ہے۔ کہ شرع نے ضیافت خوشی میں رکھی ہے نہ کہ غمی میں اور یہ بدعت شنیعہ[2] ہے

(۲) اسی طرح علامہ حسن شرنبلالی نے مراقی الفلاح میں فرمایا ــــ وَلَفْظُهٗ

يُكْرَهُ الضِّيَافَةُ مِنْ اَهْلِ الْمَيِّتِ لِاَنَّهَا شُرِعَتْ فِى السُّرُوْرِ لَا فِى الشُّرُوْرِ وَهِىَ بِدْعَةٌ مُسْتَقْبَحَةٌ۔ اہل میت کا کھانے کی ضیافت کرنا مکروہ ہے اسلئے کہ ضیافت خوشی میں مشروع ہے نہ کہ غمی میں، اور یہ بری بدعت ہے (مترجم)

(۳) تا (۸) فتاویٰ خلاصہ وفتاویٰ سراجیہ وفتاویٰ ظہیریہ وفتاویٰ تاتارخانیہ اور فتاویٰ ظہیریہ سے خزانۃ المفتین کتاب الکراہیہ اور تاتارخانیہ سے فتاویٰ ہندیہ میں بالفاظ متقاربہ[3] ہے وَاللَّفْظُ لِلسِّرَاجِيَّةِ[4]

لَا يُبَاحُ اتِّخَاذُ الضِّيَافَةِ عِنْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْمُصِيْبَةِ۔ غمی میں یہ تیسرے دن کی دعوت جائز نہیں

زاد فی الخلاصۃ (خلاصہ میں اتنا زیادہ ہے)

[1] نوحہ کرنا [2] بری بدعت [3] یعنی قریب قریب یکساں الفاظ سے ۱۲ [4] اور مندرجہ ذیل الفاظ فتاویٰ سراجیہ کے ہیں ــ ن

لِاَنَّ الضِّيَافَةَ تُتَّخَذُ عِنْدَ السُّرُوْرِ۔ کہ دعوت تو خوشی میں ہوتی ہے۔

(۹) فتاویٰ امام قاضی خاں کتاب الحظر والاباحۃ میں ہے۔

يُكْرَهُ اتِّخَاذُ الضِّيَافَةِ فِى اَيَّامِ الْمُصِيْبَةِ لِاَنَّهَا اَيَّامُ تَأَسُّفٍ فَلَا يَلِيْقُ بِهَا مَا يَكُوْنُ لِلسُّرُوْرِ۔ غمی میں ضیافت ممنوع ہے کہ یہ افسوس کے دن ہیں تو جو خوشی میں ہوتا ہے ان کے لائق نہیں۔

(۱۰) تبیین الحقائق امام زیلعی میں ہے۔

لَا بَاْسَ بِالْجُلُوْسِ لِلْمُصِيْبَةِ اِلٰى ثَلٰثٍ مِنْ غَيْرِ ارْتِكَابِ مَحْظُوْرٍ مِنْ فَرْشِ الْبُسُطِ وَالْاَطْعِمَةِ مِنْ اَهْلِ الْمَيِّتِ۔ مصیبت کیلئے تین دن بیٹھنے میں کچھ مضائقہ نہیں جبکہ کسی امر ممنوع کا ارتکاب نہ کیا جائے جیسے مکلف[1] فرش بچھانے اور میت کیطرف سے کھانے۔

(۱۱) امام بزازی "وجیز" میں فرماتے ہیں۔

يُكْرَهُ اتِّخَاذُ الطَّعَامِ فِى الْيَوْمِ الْاَوَّلِ وَالثَّالِثِ وَبَعْدَ الْاُسْبُوْعِ۔ یعنی میت کے پہلے یا تیسرے دن یا ہفتہ کے بعد جو کھانے تیار کرائے جاتے ہیں سب مکروہ و ممنوع ہیں

(۱۲)(۱۳) علامہ شامی "ردالمحتار" میں فرماتے ہیں۔

اَطَالَ ذٰلِكَ فِى الْمِعْرَاجِ وَقَالَ هٰذِهِ الْاَفْعَالُ كُلُّهَا لِلسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ فَيُحْتَرَزُ عَنْهَا۔ یعنی معراج الدرایہ شرح ہدایہ نے اس مسئلہ میں بہت کلام طویل کیا اور فرمایا یہ سب ناموری اور دکھاوے کے کام ہیں ان سے احتراز[2] کیا جائے

(۱۴)(۱۵) جامع الرموز "آخر الکراہیہ" میں ہے۔

يُكْرَهُ الْجُلُوْسُ لِلْمُصِيْبَةِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَقَلَّ فِى الْمَسْجِدِ وَيُكْرَهُ اتِّخَاذُ یعنی تین دن یا کم تعزیت لینے کے لئے مسجد میں بیٹھنا منع ہے۔

[1] پر تکلف ۱۲ [2] پرہیز ۱۲۔

...ضِیَافَۃِ فِی ھٰذِہِ الْاَیَّامِ وَکَذَا ...کْلُھَا کَمَا فِی خَیْرَۃِ الفتاویٰ

اور ان دنوں میں ضیافت بھی ممنوع اور اس کا کھانا بھی منع جیسا کہ خیرۃ الفتاویٰ میں تصریح کی۔

(۱۴) اور فتاویٰ انقرویٰ اور واقعات المفتین میں ہے۔

...وۃٌ اتِّخَاذُ الضِّیَافَۃِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ ...اَکْلُھَا لِاَنَّھَا مَشْرُوْعَۃٌ لِلسُّرُوْرِ۔

تین دن ضیافت اور اسکا کھانا مکروہ ہے کہ دعوت تو خوشی میں مشروع ہوئی ہے۔

(۱۵) کشف الغطاء میں ہے۔

...یافت نمودن اہل میت اہل تعزیت را ...ختن طعام برائے آنہا مکروہ است ...تفاق روایات، چہ ایشاں را بسبب ...شتغال بمصیبت استعداد وتہیہ آں ...شوار است۔

اہل میت کا تعزیت کرنے والوں کے لئے دعوت کرنا اور ان کے لئے کھانا پکانا مکروہ ہے تمام روایات اس پر متفق ہیں اسلئے کہ ان لوگوں کو مصیبت زدہ ہونے کی وجہ سے کھانا تیار کرنا دشوار ہے (مترجم)

اسی میں ہے۔

...ں آنچہ متعارف شدہ از پختن اہل مصیبت ...عام را در سوم و قسمت نمودن آں میان ...ل تعزیت واقران غیر مباح و نا مشروع ...ست وتصریح کردہ بداں در خزانہ چہ ...رعیت ضیافت نزد سرور است نہ نزد شرور ...ھُوَ الْمَشْھُوْرُ عِنْدَ الْجُمْھُوْرِ

تو یہ جو رواج پڑ گیا ہے کہ اہل مصیبت سوم کے دن کھانا پکاتے ہیں اور تعزیت کرنے والوں اور دوستوں میں تقسیم کرتے ہیں یہ ناجائز اور غیر شرعی ہے اور خزانۃ المفتین میں اسکی صراحت ہے کیونکہ یہ اس سبب سے ممنوع ہے کہ دعوت خوشی کے وقت جائز ہے نہ کہ غمی کے وقت اور یہی وجہ جمہور کے نزدیک مشہور ہے۔ (مترجم)

ثانیًا

غالبًا ورثہ میں کوئی یتیم یا اور بچہ نابالغ ہوتا ہے یا اور ورثہ موجود نہیں ہوتے نہ ان سے اسکا اذن[۱] لیا جاتا ہے جب تو یہ امر سخت حرام شدید پر متضمن[۲] ہوتا ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا[۳]

بیشک جو لوگ یتیموں کے مال ناحق کھاتے ہیں بلاشبہ وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں اور قریب ہے کہ جہنم کے گہراؤ میں جائیں گے۔

مالِ غیر میں بے اذنِ غیر، تصرف خود ناجائز ہے۔ قال تعالیٰ

لَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ[۴]

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ (کنز الایمان)

خصوصًا نابالغ کا مال ضائع کرنا جس کا اختیار نہ خود اسے ہے نہ اس کے باپ نہ اس کے وصی[۵] کو لِاَنَّ الْوِلَایَۃَ لِلنَّظْرِ لَا لِلضَّرَرِ عَلَی الْخُصُوْصِ۔

اور اگر ان میں کوئی یتیم ہوا تو آفت سخت تر ہے۔ وَالْعِیَاذُ بِاللہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ ہاں اگر محتاجوں کے دینے کو کھانا پکوائیں تو حرج نہیں بلکہ خوب ہے۔ بشرطیکہ یہ کوئی عاقل بالغ اپنے مال خاص سے کرے یا ترکہ سے کریں تو سب وارث موجود و بالغ و راضی ہوں۔

(۱) تا (۷) خانیہ و بزازیہ و تتارخانیہ و ہندیہ میں ہے۔

[۱] اجازت ۱۲ [۲] یعنی شامل ہوتا ہے ۱۲ [۳] پ ۴ ع ۱۲ ۔ النساء، [۴] پ ۲ ع البقرہ [۵] جسکے بارے میں مرنے والا وصیت کر گیا ہو ۔ ن

اِنِ اتَّخَذَ طَعَامًا لِلْفُقَرَاءِ كَانَ حَسَنًا اِذَا كَانَتِ الْوَرَثَةُ بَالِغِيْنَ وَاِنْ كَانَ فِي الْوَرَثَةِ صَغِيْرٌ لَمْ يَتَّخِذُوْا ذٰلِكَ مِنَ التَّرِكَةِ۔

اگر فقراء کیلئے کھانا تیار کیا تو خوب ہے جبکہ تمام ورثہ بالغ ہوں اور اگر ورثہ میں کوئی بچہ ہو تو ترکہ سے کھانا نہ تیار کرائیں (مترجم)

⑤ نیز فتاوٰی قاضی خاں میں ہے ۔۔۔

اِنِ اتَّخَذَ وَلِيُّ الْمَيِّتِ طَعَامًا لِلْفُقَرَاءِ كَانَ حَسَنًا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِي الْوَرَثَةِ صَغِيْرٌ فَلَا يَتَّخِذُ ذٰلِكَ مِنَ التَّرِكَةِ

اگر میت کا ولی فقراء کیلئے کچھ کھانا تیار کرے تو بہتر ہے مگر یہ کہ ورثہ میں کوئی نابالغ ہو تو ترکہ کے مال سے ایسا نہ کرے (مترجم)

ثالثاً

یہ عورتیں کہ جمع ہوتی ہیں افعالِ منکرہ[1] کرتی ہیں مثلاً چلا کر رونا پیٹنا، بناوٹ سے منہ ڈھانکنا الی غیر ذلک ۔۔۔ اور یہ سب نیاحت[2] ہے اور نیاحت حرام ہے۔ ایسے مجمع کے لئے میت کے عزیزوں اور دوستوں کو بھی جائز نہیں کہ کھانا بھیجیں کہ گناہ کی امداد ہوگی ۔

قال تعالیٰ
وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ[3]

اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو ۔ (کنزالایمان)

نہ کہ اہلِ میت کا اہتمام طعام کرنا کہ سرے سے ناجائز ہے تو اس ناجائز مجمع کیلئے ناجائز تر ہوگا ۔

کشف الغطاء میں ہے ۔

[1] ناجائز کام ۱۲ [2] نوحہ کرنا [3] پ ۶ ع ۵ مائدہ ۱۲

ساختنِ طعام در روزِ ثانی و ثالث برائے اہلِ میت اگر نوحہ گراں جمع باشند مکروہ ست زیرا کہ اعانت است ایشاں را بر گناہ ۔

دوسرے اور تیسرے دن اہلِ میت کیلئے کھانا بنانا جبکہ نوحہ کرنے والوں کا مجمع ہو تو مکروہ ہے اسلئے کہ انکی گناہ پر مدد کرنا ہے ۔ (مترجم)

رابعاً

اکثر لوگوں کو اس رسمِ شنیع[1] کے باعث اپنی طاقت سے زیادہ ضیافت کرنی پڑتی ہے ۔ یہاں تک کہ میت والے بیچارے اپنے غم کو بھول کر اس آفت میں مبتلا ہوتے ہیں کہ اس میلے کیلئے کھانا، پان چھالیا کہاں سے لائیں اور بارہا ضرورت قرض لینے کی پڑتی ہے ۔ ایسا تکلف شرع کو کسی امرِ مباح کے لئے بھی زنہار پسند نہیں، نہ کہ ایک رسمِ ممنوع کے لئے ۔ پھر اس کے باعث جو دقتیں پڑتی ہیں خود ظاہر ہیں پھر اگر قرض سودی ملا تو حرامِ خالص ہو گیا اور معاذ اللہ لعنتِ الٰہی سے پورا حصہ ملا کہ بے ضرورت شرعیہ سود دینا بھی سود لینے کے مثل باعثِ لعنت ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں فرمایا۔ غرض اس رسم کی شناعت و ممانعت میں شک نہیں ۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو توفیق بخشے کہ قطعاً ایسی رسومِ شنیعہ جن سے ان کے دین و دنیا کا ضرر ہے ترک کر دیں اور طعنِ بیہودہ کا لحاظ نہ کریں ۔ واللہ الہادی

تنبیہ ۶ ۔ اگرچہ صرف ایک دن یعنی پہلے ہی روز عزیزوں ہمسایوں کو مسنون ہے کہ اہلِ میت کے لئے اتنا کھانا پکوا کر بھیجیں جسے وہ دو وقت کھا سکیں ۔ اور باصرار انہیں کھلائیں مگر یہ کھانا صرف اہلِ میت ہی کے قابل ہونا سنت ہے ۔ اس میلے کیلئے بھیجنے کا ہرگز حکم نہیں، اور ان کے لئے بھی فقط روزِ اول کا حکم ہے آگے نہیں ۔۔۔ ([1] بری)

ایصالِ ثواب کے طریقے اور میت کے فائدے کے چند کام

اسلام کی صحیح معلومات اور شرعی مسائل سے ناواقفیت کی بنا پر عوام نے اپنے مردوں کے ایصالِ ثواب کے لئے دھوم دھام سے اَعِزّہ واحباب اور اَغنیاء کی عام دعوت کی جس قبیح رسم کو رواج دے ڈالا ہے، اس کتاب نے دلائل سے ثابت کردیا کہ یقیناً یہ ناجائز اور مردوں کے لئے غیر مفید ہے۔

اس کا پہلا ایڈیشن جب چھپ کر سامنے آیا تو لوگ حیرت زدہ ہو کر پھٹی نظروں سے دیکھتے رہ گئے، کہ اب تک ہم کس غلط فہمی کا شکار اور کیسے اندھیرے میں تھے، روپے برباد ہوئے مشقتیں برداشت کیں اور مقصد بھی ہاتھ نہ آیا۔ ایسے بہت سے لوگ جو اب تک اس غلط رسم کے پابند تھے، جب انھیں معلوم ہوا کہ یہ رسم ناجائز ہے تو سوال کرنے لگے کہ آخر ہم اپنے مردوں کے لئے اس کے علاوہ کیا کیا کرسکتے ہیں۔ لہٰذا عوام کی آسانی کے لئے ذیل میں چند ایسے طریقے بیان کئے جارہے ہیں جو اس دنیا سے جانے والے مسلمانوں کے لئے صرف تحفۂ آخرت ہی نہیں دین کی تبلیغ اور اسلامی احکام کی اشاعت کا بھی بہترین ذریعہ نیز صدقۂ جاریہ ہیں۔

① کسی دینی مدرسہ میں اپنے مردوں کی طرف سے کوئی تعمیری کام کر ڈالیں یا تفسیر وحدیث اور فقہ وغیرہ کی ضروری کتابیں خرید کر وقف کردیں۔

② دینی مدارس کے غریب ونادار طلبہ کی کسی بھی طرح امداد کریں خصوصًا ان کے کھانے، کپڑے اور درسی کتابوں کا انتظام کریں یا مدرسوں کے مطبخ میں

غلہ وغیرہ دیں ۔

(۳) دینی کتابیں خرید کر اپنی قریبی لائبریریوں میں وقف کر دیں تاکہ عوام کی دینی معلومات میں اضافہ ہو ۔

(۴) اپنے خرچ سے کوئی دینی و اصلاحی کتاب چھپوا کر مفت تقسیم کریں جس سے معاشرے اور عوام کی اصلاح ہو ۔

(۵) خود بھی کتاب " دعوتِ میت " چھپوا کر زیادہ سے زیادہ مفت تقسیم کریں تاکہ رسم بد سے مسلمان بچیں اور دیگر کارِ خیر میں حصہ لیں ۔